# حضرت امام حسن عسکریؑ

حجۃ الاسلام مولانا سید فدا حسین بخاری۔

امت محمدیہؐ کے گیارہویں امام، حضرت حسن عسکری علیہ السلام ۸ ربیع الثانی ۲۳۲ھ کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی حضرت علی نقیؑ اور آپ کی والدہ ماجدہ کا نام سلیلؑ تھا۔ وہ روم کے شاہی خاندان کی فرد تھیں۔ امام ہادیؑ ان کے متعلق فرماتے ہیں: "سلیل مشلولة من الآفات و العاهات والارجاس والانجاس"۔ سلیل ایسی خاتون تھیں جو جملہ نقائص اور پلیدگی سے مبرا تھیں۔

امام کا نام "حسن" اور القابات میں عسکری، ذکی اور ابن الرضا زیادہ مشہور ہیں۔ آپ کی کنیت "ابو محمد" ہے۔ لقب عسکری اس وجہ سے ہے کہ جہاں آپ کا قیام تھا اس محلے کا نام "عسکر" تھا اور وہاں حکومت وقت کی فوجی چھاؤنی تھی اور یہ بھی یاد رہے کہ امامؑ کی رہائش اس علاقے میں اختیاری نہ تھی، بلکہ آپ کو اپنے والد گرامی کے ساتھ اس علاقے میں حکومت کی طرف سے رہنے پر مجبور کیا گیا تھا تا کہ آپ کے والد محترم اور پھر آپ کی فعالیات، حکومت کے زیر نظر رہیں۔

عباسی خلیفہ معتمد کے حکم سے آپ کو ۲۸ برس کی عمر میں زہر دے کر شہید کر دیا گیا، اس طرح آپ آئمہ اطہار علیہم السلام میں سب سے کم عمر پانے والے امام ہیں۔ آپ کی مدت امامت صرف چھ سال ہے۔ آپ کا مرقد مبارک عراق کے شہر سامراء میں واقع ہے۔ چند ہفتے قبل آپ اور آپ کے والد گرامی کے روضہ کے گنبد کو بمب کے ذریعے نہایت سفاکی سے منہدم کر دیا گیا ہے۔ امام کی مظلومیت پوری دنیا پر آشکار ہوگئی ہے۔ آئمہ اطہارؑ سے ایسا سلوک کرنے والے حقیقت میں ناصبی ہیں جو دشمنانِ اسلام کے ہاتھوں میں کھیل رہے ہیں اور انہی کے اشاروں پر ایسی ناپاک حرکات کر رہے ہیں۔ کبھی بے گناہ انسانوں کو قتل کرتے ہیں اور کبھی مقامات مقدسہ کو منہدم کرتے ہیں تا کہ مسلمانوں کو آپس میں لڑایا جائے اور بالخصوص عراق میں خانہ جنگی کروائی جائے۔

اسی امامؑ کے فرزند ارجمند امام مہدی علیہ السلام، امت محمدیہؐ کے لئے آخری حجت اور امام ہیں جو پوری دنیا میں حکومت عدل کا قیام فرمائیں گے۔ ظلم کو جڑ سے اکھاڑ پھینکیں گے۔ یقیناً وہ خلیفۃ اللہ اس تازہ ہونے والے ظلم کو دیکھ رہے ہیں جہاں وہ اپنی جدہ سلام اللہ علیہا اور اجداد کی قبور کو برباد کرنے والوں سے انتقام لے گا۔ وہاں وہ اپنے والد گرامی کے روضہ مبارک کے گنبد کو گرانے والوں سے حساب لے گا۔ خداوند ان کے ظہور میں تعجیل فرمائے۔ دشمنان اسلام کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ تمام مسلمانوں کو عموماً اور شیعیانِ حیدر کرار کو خصوصاً، شہر سامراء سے دینی وعقیدتی وابستگی ہے جو لوگ آئمہ اطہارؑ کے روضہ ہائے اقدس کو برباد کرنے میں مستقیماً یا غیر مستقیم ملوث ہیں، ان کو غیور شیعہ مسلمان کبھی بھی اپنا دوست نہیں سمجھ سکتے۔

امام عسکریؑ چہار سال کے تھے جب انہیں

۱: اپنے والد امام علی نقیؑ کے ساتھ مدینہ سے جلاوطن ہونا پڑا اور سامراء کے محلہ عسکر میں رہائش اختیار کرنا پڑی۔ اسی محلے کا ایک واقعہ ہے جسے کتاب نورالابصار میں مؤلف نے درج کیا ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ امامؑ، امامؑ ہوتا ہے چاہے اس کا بچپنا ہی کیوں نہ ہو۔ واقعہ کچھ یوں ہے۔ ایک دن بہلول نے دیکھا کہ بچے گلی میں کھیل رہے ہیں اور ایک بچہ نزدیک کھڑا ہے، وہ نہیں کھیل رہا، بلکہ ناراحت دکھائی دے رہا ہے اور اس کی آنکھوں میں آنسو بھی ہیں۔ بہلول نے گمان کیا کہ شاید اس کے پاس کھیلنے کے لئے کھلونا نہیں ہے اس لئے ناراض ناراض دکھائی دے رہا ہے۔ بہلول بچے کے قریب آئے اور کہا: صاحبزادے! آپ کے لئے کھلونا لادوں تاکہ آپ کھیل سکیں۔ بچے نے کہا: "یا قلیل العقل ما للعبِ خُلقنا" ۔ اے کم عقل ہم کھیل کے لئے خلق نہیں ہوئے۔ بہلول حیران ہوئے اور پوچھا تو پھر ہم کس لئے خلق ہوئے ہیں؟ تو بچے نے کہا: علم اور عبادت کے لئے۔ بہلول نے کہا: کس دلیل کی بناء پر علم وعبادت کے لئے خلق ہوئے ہیں؟ تو بچے نے کہا: قرآن میں ارشاد خداوندی ہے: "افحسبتم انما خلقناکم عبثا و انکم الینا لاترجعون" ۔ آیا تم گمان کرتے ہو کہ تمہیں بیہودہ پیدا کیا گیا ہے اور تمہیں پلٹ کر ہمارے پاس نہیں آنا ہے؟ بہلول سمجھ گیا کہ یہ بچہ کوئی معمولی بچہ نہیں ہے۔ بہلول نے کہا مجھے موعظہ اور نصیحت کیجئے۔ بچے نے حکمت آمیز چند اشعار پڑھے اور خود بچے کی حالت غیر ہوگئی۔ یہ بچہ خاندان عصمت وطہارت کا چشم وچراغ تھا، اسی کو حسن عسکری کہتے ہیں۔ امام حسن عسکریؑ کی عمر بائیس برس تھی باپ کی شہادت کے بعد امامت کی ذمہ داریاں انہوں نے سنبھالیں۔ اگرچہ ان کا دور امامت صرف چھ سال ہے، لیکن ان چھ سالوں میں امامؑ سے بہت سے علمی کمالات اور کرامات ومعجزات کا ظہور ہوا ہے جس کو علمائے کرام نے اپنی کتابوں میں درج کیا ہے۔ دانشمندوں کی تحقیق کے مطابق آپ سے ۳۹۱ معجزے ظہور میں آئے ہیں۔

قطب راوندی نے اپنی کتاب خرائج میں ۴۰ معجزے نقل کیے ہیں۔ آیت اللہ شیخ حر عاملیؒ نے اپنی کتاب "اثباۃ الھداۃ" میں ۱۳۶ معجزے امامؑ سے نقل کیے ہیں۔ علامہ مجلسیؒ نے بحار الانوار میں امام حسن عسکریؑ سے ۸۱ معجزے نقل کیے ہیں۔ شیخ طوسیؒ نے آپؑ کے شاگردوں کی تعداد ایک سو کے لگ بھگ لکھی ہے۔ علامہ قزوینیؒ نے ۲۶۳ اصحاب وشاگردان امامؑ کی مختصر حالات زندگی اپنی کتاب میں درج کیے ہیں۔ ہر امام کا بنیادی مقصد، اصل اسلام کی محافظت کرنا ہوتا ہے، کیونکہ وہ شریعت کا پاسدار اور اللہ تعالیٰ کی حجت اس کے بندوں پر ہوتا ہے۔ ہم امام حسن عسکری کی حیات طیبہ میں سے صرف ایک واقعہ کی طرف آپ کی توجہ دلاتے ہیں کہ کس طرح آپؑ نے اپنے نانا کی امت کی رہنمائی کی اور اس کو گمراہی سے بچایا۔ ایک سال شدید قحط پڑا، کیونکہ بارش نہ ہوئی تھی۔ فصلیں ختم ہوگئیں، جانور مر رہے تھے۔ مسلمانوں نے تین دن صحراء میں جا کر نماز استسقاء (طلب باران کے لئے نماز) پڑھی، لیکن بارش نہ ہوئی۔ چوتھے دن عیسائیوں کے بڑے پادری جاثلیق نے اپنے ساتھ کچھ عیسائیوں کو ساتھ لیا صحراء میں گئے، دعا کی، دعا کا کرنا تھا کہ بارش ہوگئی۔ مسلمانوں نے یہ منظر دیکھا۔ پانچویں دن مسلمان پھر صحراء میں گئے۔ نماز استسقاء پڑھی۔ لیکن بارش نہ ہوئی۔ مسلمان شرمندہ شرمندہ سے واپس گھروں کو لوٹے۔ دلوں میں شکوک وشبہات نے جنم لینا شروع کردیا۔ عیسائی پادری کے حوصلے بڑھ گئے۔ چھٹے دن علیٰ الاعلان اس نے پھر اپنے ساتھیوں کو لیا۔ صحراء میں کھلے میدان میں دعا کی، اپنے ہاتھوں کو بلند کیا، بادل آئے، موسلا دھار بارش ہوئی۔ یہ منظر دیکھ کر مسلمانوں کے ایمان متزلزل ہونا شروع ہوئے۔ یہ تمام خبریں خلیفہ وقت تک پہنچیں اور اُسے کہا گیا کہ خطرہ ہے کہ مسلمان، عیسائی ہونے لگیں۔ ایسے میں اسی دروازے کی طرف نگاہیں اٹھیں، جہاں سے ہمیشہ ہدایت ملتی ہے اور مشکلیں حل ہوتی ہیں، چنانچہ خلیفہ عباسی نے امام حسن عسکریؑ کو (جو بعض روایات کے مطابق زنداں میں تھے) باہر

لائے، خلیفہ نے آپ سے کہا: "اَدرِكْ دِینَ جَدِّكَ یا ابا محــــمد" ۔ اے ابامحمد اپنے نانا کے دین کی فریاد کو پہنچئے۔ امامؑ نے فرمایا: اب جب وہ عیسائی پادری بارش کے لئے دعا کرنے کے لئے آئے تو مجھے بھی اطلاع دی جائے۔ پادری دوبارہ دعا کرنے کے لئے صحراء میں آیا امامؑ بھی اپنے چند ساتھیوں کے ہمراہ وہاں تشریف لے گئے آپؑ نے اپنے غلام سے کہا کہ جب پادری دعا کرنے کے لئے ہاتھ اُٹھائے تو اس کے داہنے ہاتھ کی انگلیوں میں جو چیز ہے وہ لے کر آجاؤ۔ چنانچہ غلام گیا جب پادری نے ہاتھ اُٹھائے تو غلام نے تیزی سے وہ چیز اس کے ہاتھ سے لے لی اور اسے کہا گیا اب دعا مانگو وہ دعا مانگتا رہا، لیکن بارش نہ ہوئی، بلکہ دھوپ ہو گئی۔ آپ سے خلیفہ نے پوچھا کہ کیا ماجرا ہے؟ آپ نے فرمایا یہ ایک نبی کی استخوان (ہڈی) ہے جو اس نبی کی قبر سے لی ہے جب بھی نبی کی ہڈی کھلے آسمان تلے ظاہر ہو تو بارش برستی ہے۔ اس طرح آپ نے نانا کی امت کو بہت بڑی گمراہی اور بے آبرو ہونے سے بچالیا، لوگوں کی نگاہوں میں امامؑ کی عزت وعظمت میں اضافہ ہوا اور آپ کو اور آپ کے دوستوں کو جو جیلوں میں قید تھے رہائی ملی۔ امامؑ چونکہ جانتے تھے کہ میرے فرزند امام مہدیؑ کا زمانہ غیبت آئے گا۔ اس میں لوگوں کو دین کے مسائل اور مختلف حوادث میں رہنمائی کی ضرورت رہے گی، اسی لئے آپ نے اپنے زمانے میں اپنے نمائندگان کا نیٹ ورک قائم کیا ہوا تھا تاکہ شیعوں کو اپنے زمانے کے علماء کے ذریعے امام سے رابطہ کرنے کی عادت ہوجائے اور زمانہ غیبت میں پریشانی نہ ہو۔ آپؑ ہی کی مشہور حدیث ہے: من کان من الفقهاء۔ جو شخص فقہاء میں سے ہو، اپنے نفس کی حفاظت کرنے والا ہو، اپنے مولا کی فرمانبرداری کرنے والا ہو، دنیا پر حریص نہ ہو تو عوام کو چاہئے کہ ایسے فقہاء کی تقلید کریں۔ یہ حدیث فرما کر آپؑ نے غیبت کے زمانے میں شیعیان حیدر کرارؑ کی بہترین رہنمائی فرمائی ہے خداوند عالم ہمیں آئمہ اطہارؑ کی سیرت پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین